تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **ندائے خلافت** لاہور

جلد نمبر5 | شمارہ 45 | 21 رجب تا 3 شعبان 1417ھ | 3 تا 16 دسمبر 1996ء | شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

ملک آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کا "کورٹ آف وارڈ" بن کر بالفعل عالمی اداروں کا غلام بن چکا ہے: ڈاکٹر اسرار احمد

لاہور (پ ر) ملک میں بے یقینی اور کنفیوژن کی کیفیت میں کمی آچکی ہے اور سیاسی معاملات اب کافی حد تک واضح ہو چکے ہیں۔ ان شاء اللہ انتخابات بروقت ہوں گے۔ نگران حکومت کی جانب سے نافذ کردہ انتخابی اصلاحات کا نفاذ خوش آئند اور بہتری کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ گیارہ سالہ طویل مارشل لاء میں انتخابات معطل رہے لہٰذا اب تین سال بعد انتخابات سے ہم پرانا قرض چکا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ملک کے سیاسی منظر میں قطعاً تبدیلی نہیں آئے گی البتہ کچھ چہرے بدل جائیں گے۔ انہوں نے کہا ملک آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کا "کورٹ آف وارڈ" بن کر عملاً عالمی مالیاتی اداروں کا غلام بن چکا ہے۔ یہودیوں کے قائم کردہ ورلڈ بینک اور آئی ایم جیسے ادارے پاکستان کے "ان داتا" بن چکے ہیں اور قوم ان کی خوشنودی کے لئے کوشاں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے یہودیوں کے پیش نظر ایجنڈے کو دو اہم نکات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اولاً دنیا میں کوئی بڑی طاقت نہ رہے جو یہود کو کسی وقت چیلنج کر سکے اور دوسرا پوری دنیا کو سودی ہتھکنڈوں میں جکڑ کر انسانوں کی محنت کی کمائی کا بڑا حصہ ہڑپ کرنا ان کے پیش نظر ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان عملاً یہود کے عالمی مالیاتی استعمار کی غلامی میں آچکا ہے اور ہم بالفعل آئی ایم ایف کی آسامی بن چکے ہیں۔ عالمی اداروں کی غلامی کے اس طوق کو بھی "اعزاز" سمجھا جا رہا ہے۔ قومی و دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ ملک کو نئے عالمی مالیاتی سامراج کی موجودہ غلامی سے نکالا جائے۔ انہوں نے کہا جمہوریت ایک "خیالی دیوتا" ہے جس کی پوجا کی جا رہی ہے اور ملک میں کرکٹ کی طرح الیکشن بھی ایک کھیل کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتیں "مخمصے" کا شکار ہو چکی ہیں جس کی نمایاں ترین مثال قاضی حسین احمد ہیں۔ قبل ازیں قاضی صاحب "دھرنا" اور احتجاجی سیاست کی جانب جانا چاہتے تھے لیکن اب انہیں الیکشن کی سیاست میں جانا پڑ رہا ہے۔ اگر اب بھی جماعت اسلامی کو ہوش آجائے تو اس کے پاس کارکنوں کی طاقت موجود ہے۔ انہیں چاہئے کہ باقاعدہ طے کر کے الیکشن کی سیاست سے نکل آئیں اور کارکنوں کو تربیت کے ذریعے منظم کریں اور پھر احتجاجی سیاست کے ذریعے نظام بدلنے کی جدوجہد کریں۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا عالمی حالات میں بھی اب تبدیلی رونما ہو رہی ہے اور روس دوبارہ ابھر رہا ہے۔ روس نے چین اور ایران سے قریبی تعلقات استوار کئے ہیں۔ انہوں نے کہا افغانستان کے رشید دوستم کو روس کی بھرپور تائید حاصل ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا بہت جلد دنیا "یونی پولر" کی بجائے پھر سے "بائی پولر" ہو جائے گی۔ پاکستان میں امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کی وجہ سے چین اور ایران پاکستان سے دور اور ہندوستان کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا امریکہ خود مختار کشمیر کی شکل میں ایشیا میں اپنا اڈا قائم کرنا چاہتا ہے۔ دنیا میں یہودی اسرائیل، سعودی عرب کی شکل میں "عرب اسرائیل" سنگاپور اسرائیل پہلے سے قائم ہیں اور اب امریکہ خود مختار کشمیر کے قیام سے چوتھا اسرائیل قائم کرنا چاہتا ہے۔

سکھر میرے لئے اجنبی نہ تھا!

امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع منعقدہ سکھر کے ایک اجلاس سے خطاب فرما رہے تھے کہ "سکھر اور اس کے ماحول پر تحریک شہیدین اور علماء کی مساعی کا ایک پرتو ہے، بڑے بڑے علماء نے اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں سے اس خطے کو منور کیا تھا۔ آج اس کے اثرات بدیہی طور پر محسوس کئے جا سکتے ہیں"۔ "سکھر سے قریب بھرچونڈی شریف ہے جہاں مولانا محمد صدیق کے نام سے ایک بلند پایہ شخصیت گذری ہے۔ اس شخصیت کے ہاتھ پر ایک سکھ نژاد پنجابی نوجوان نے اسلام قبول کیا جو عبید اللہ سندھی کے نام سے مشہور ہوا۔ اور آج بھی اس کے مجاہدانہ کارناموں کے ذکر سے قلوب گرمائے جاتے ہیں"۔ سکھر سے متصلاً قریب امروٹ شریف نام کی ایک بستی ہے جہاں تاج محمود امروٹی کے نام کی ایک عظیم شخصیت گذری ہے۔ اس شخصیت نے سات برس تک عبید اللہ سندھی کی تربیت کی تھی۔ اس شخص کی انگریز دشمنی مسلم تھی۔ تحریک مجاہدین کے اتنے گہرے اثرات ان میں موجود تھے کہ وہ انگریز کی ہر ادا کو قابل نفرت سمجھتے تھے۔ ان کے بڑے بڑے کارنامے آج بھی زبان زد عام ہیں۔

سکھر سے متصلاً قریب پیر گوٹھ ہے جہاں شہیدین کا قافلہ پڑا تھا اور خود سید صاحب نے بھی قیام کیا تھا۔ تاریخ میں ہمیشہ روشن رہے گا۔ اس جگہ کو وہ اعزاز حاصل ہے جہاں سے مجاہدین کی کافی بڑی تعداد سید صاحب کے ساتھ گئی تھی جس کا لقب "حر" سید صاحب نے دیا تھا اور آج بھی یہ لقب فخر سے ان لوگوں نے اختیار کیا ہوا ہے جو اس آستانہ سے منسلک ہیں وہ بات دوسری ہے کہ وہ روح زندہ نہیں رہی اور صرف لقب ہی لقب رہ گیا ہے۔

تقسیم سے چند برس پہلے کی بات ہے کہ سکھر میں دریائے سندھ کے کنارے ایک مسجد ہے جسے اکبر اعظم نے تعمیر کرائی تھی۔ اس مسجد کا نام منزل گاہ ہے اس پر ایک تنازع کھڑا ہوا تھا۔ سکھر اور اس کے اردگرد کے مسلمان سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جم کر کھڑے ہو گئے اور آج بھی وہ مسجد قائم ہے اور دوسرے فریق کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ پھر اس شہر کے قریب بالیجی شریف نام کی ایک بستی ہے جہاں مولانا حماد اللہ مرحوم و مغفور نے علم کی شمع جلا رکھی تھی۔ ان سے استفادہ کرنے والے ہزاروں شاگرد آج بھی موجود ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد بھی وہ کافی دنوں تک حیات رہے۔ مجھے ان کے قریبی لوگوں نے بتایا کہ وہ تحریک اسلامی کے پروگرام سے اتفاق رکھتے تھے مگر اپنی پیران سالی کی وجہ سے وہ اس میں عملاً شریک نہ ہو سکے۔

روشنی پھیلی آپ کے ہاتھ پر تقریباً چار صد یا اس سے زیادہ افراد نے اسلام قبول کیا۔ اس پورے علاقے میں آپ کا مدرسہ اس کارنامہ سے مشہور ہوا۔ وہ لوگ جو اسلام قبول کرتے انہیں مدرسے میں دینی تعلیم بھی دیتے اور ان کے رشتے بھی اپنی برادری میں کرا دیتے یہ ان کا منفرد معاملہ تھا۔

امیر محترم کی سکھر میں تقاریر ہوا کرتیں تھیں۔ مولانا مرحوم ان تقاریر میں شریک ہوتے۔ امیر محترم سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے یہ جملہ ان کے منہ سے سنا تھا کہ جی چاہتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر آپ کے ساتھ نکل جاؤں۔ مسلک کے حصار سے باہر نکلنا کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اس کے لئے بڑے عزم کی ضرورت ہے اور اپنے جان نثاروں سے الگ ہونا ایک مقصد کی خاطر، کم ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی کا یہ ارشاد کہ اس کے ماحول میں دینی اثرات کی گہری چھاپ نظر آتی ہے

سکھر کے موسم کی سختی کا مقابلہ تنظیم کے کارکنوں نے بڑی بے جگری سے کیا

اس شہر کے قریب شاہراہ پاکستان پر ایک بستی ہے جو ٹیڑھی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک قدیم دینی مدرسہ ہے جسے دیوبند کی ایک شاخ کہا جا سکتا ہے اس مدرسہ کے مہتمم جناب مولانا حبیب اللہ تھے۔ جو مولانا تاج محمود امروٹی کے شاگرد خاص تھے۔ اس مدرسے نے پورے علاقے میں شہرت پائی اور اس کے شاگردوں نے اس مدرسہ سے حاصل کی ہوئی روشنی سے قرب و جوار کے دیہاتیوں کو منور کیا۔ اس بستی کا ایک فرزند مولانا محمد اسماعیل مرحوم جن کا مدرسہ سکھر میں ہے آپ کی مساعی کا ذکر بھی اس ضمن میں ضروری ہے۔ آپ کی کوششوں سے غیر مسلموں میں دین کی صد فی صد درست ہے۔ پھر اس شہر میں متعدد دینی مدارس ہیں جو آج بھی ماضی کا تسلسل محسوس ہوتے ہیں۔ دوسرے شہروں کے مقابلے میں اس شہر کا دینی ماحول نمایاں نظر آتا ہے۔

اس شہر میں امیر محترم کی پچیس برس کی مساعی دفن ہیں۔ تنظیم اسلامی کے قیام سے کافی عرصہ قبل آپ درس قرآن کے لئے لاہور سے ایک تسلسل کے ساتھ آیا کرتے تھے۔ آپ کے درس میں لوگوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ ہر مکتب فکر کے لوگ اس درس میں شریک ہوتے تھے۔ موسم کی سختی کو آپ کبھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ سکھر کی گرمی کی لوگ مثال دیا کرتے ہیں کہ سکھر تو ایک "سقر" ہے۔ تنظیم اسلامی کے قیام کے بعد بھی آپ کی آمد رہی اور اس کو مرکز بنا کر اندرون سندھ کے چھوٹے شہروں میں آپ گئے اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کی، دروس و تقاریر سے قلوب کو گرمایا۔ ان میں قابل ذکر شہر گھوٹکی، پنوں عاقل، کندھ کوٹ، مبارک پور، شکار پور، لاڑکانہ، منجھ، دادو اور دادو سے متصل

(باقی صفحہ ۳)

"ندائے خلافت" کا آئندہ باقاعدہ شمارہ
سقوط مشرقی پاکستان کے حوالے سے ایک خصوصی نمبر

کے طور پر شائع ہو گا (ان شاء اللہ)۔ اس شمارے میں

- سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے اہم شخصیات کے انٹرویوز
- سقوط ڈھاکہ کا آنکھوں دیکھا حال
- شیخ مجیب الرحمٰن سے ایک اہم صحافی کی ملاقات
- سقوط ڈھاکہ کے اسباب و عوامل

ایسے اہم مضامین شامل ہوں گے۔ ندائے خلافت کا یہ خصوصی شمارہ بڑے پیمانے پر شائع ہو گا اور ضخامت میں عام شماروں کے مقابلے میں کم و بیش تین گنا ہو گا۔

رفقاء تنظیم اسلامی سے گزارش ہے کہ وہ :

(i) اس شمارے کو زیادہ سے زیادہ عام کریں، خود پڑھیں اور احباب کو پہنچائیں۔
(ii) ممکن ہو تو قریبی بک سٹالوں پر رکھوائیں۔

مقامی امراء تنظیم نوٹ کرلیں کہ یہ شمارہ انہیں معمول سے زیادہ تعداد میں یعنی ڈیڑھ / دوگنا ارسال کیا جائے گا۔ اس کی نکاسی کا انہیں خصوصی اہتمام کرنا ہو گا۔

یہ شمارہ ان شاء اللہ ۷ا دسمبر تک سپرد ڈاک کر دیا جائے گا۔

المعلن : عبدالرزاق، ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان

حدیث امروز

جنرل (ر) محمد حسین انصاری

موج میلا

۵ نومبر ۱۹۹۶ء کو ہماری سیاسی ابتری کا ایک اور دور ختم پذیر ہوتے ہی موج میلے کا آغاز ہو گیا۔ کچھ اس خوشی میں اچھلنے کودنے لگے کہ ان کی مخالف حکمران پارٹی کا بالا خر منہ کالا ہوا جس کے نتیجے میں ان کی اپنی پارٹی کے کرتوتوں پر بالواسطہ پردہ پڑ گیا اور آئندہ انتخابات میں ان کی پارٹی کے جیتنے کا چانس بہتر ہوا۔ کچھ نے نگران حکومت کے منصب داروں کی آؤ بھگت میں تقریبات سجانے کا پیشہ اختیار کر لیا کہ خوشامد کا صلہ انہی کے نصیب رہے۔ اور کچھ آئندہ ۳ فروری کے انتخابات کے لئے ووٹوں کی آڑھت کی دکانیں لگانے میں مصروف ہو گئے۔ گویا ہر شخص اپنے تئیں متوقع انتخابات کی تیاری اور اس سے حتی المقدور مستفیض ہونے کے لئے کوشاں ہے۔ اگرچہ بعض سیاسی رہنما احتسابی عمل کی تکمیل کی خاطر انتخابات کے التوا کے حامی ہیں لیکن عوام الناس کی واضح ترین اکثریت تین ماہ کی مہلت میں توسیع کے حق میں نہیں، اس لئے کہ خاموشی ہمیں راس نہیں آتی۔ ہم طبعاً کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کے دلدادہ ہیں تاکہ وقت آسانی سے نبھ جائے۔ اس ملک کے کھاتے پیتے لوگوں نے سب کچھ خود اپنے لئے لپیٹ کر عوام الناس کو سکھ سے آشنا ہی نہیں ہونے دیا۔ اسی لئے تو ہر غریب مزاج کا چڑچڑا ہے، ذہنی الجھاؤ کا شکار ہے اور اکھڑ بھی۔ زندگی کی گاڑی کو دھکا دیتے رہنے کے لئے وہ ہر انداز مجبوراً اختیار لیتا ہے۔ خوشامد ہو یا خیانت، منت ہو یا سماجت، اکھاڑ ہو یا پچھاڑ، وہ ہر کام مجبوری سمجھ کر گزرتا ہے۔ ایسے دکھ بھرے ماحول میں جب بھی میلے ٹھیلے کا کوئی موقع میسر آئے غریب کا دھیان ادھر ہی لگ جاتا ہے۔ یہی ماجرا موجودہ صورت حال کا ہے۔ آنے والے انتخابات نے بہت سوں کے لئے دلچسپی کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ انتخابات میں حصہ لینے والی پارٹیوں نے ٹکٹوں کے لئے درخواستیں طلب کر لی ہیں۔ مذکورہ میدان میں یہ سب سے پہلی ڈور ہوتی ہے۔ اسی سے پیسے کی تکریم کا معیار قائم ہوتا ہے۔ یہیں سے کردار کی نفی کا آغاز ہوتا ہے۔ آئین کی دفعات ۶۲ اور ۶۳ تو صرف کتاب کی زینت کے لئے ہیں ورنہ کس نے ان کی لاج رکھی۔ نہ تو خود ان دفعات کو آئین میں درج کروانے والوں نے اور نہ ہی دین میں رہنمائی کے ٹھیکیداروں نے ان کے اجرا پر کبھی خلوص نیت سے عملدر آمد کیا۔ البتہ اس مرتبہ ان دفعات کے اطلاق کا زبردست مطالبہ ہے، دیکھیں اصل میں ہوتا کیا ہے۔ اول تو ان دفعات کی تشریح پر ہی سیاستدانوں میں اختلاف ہے، پھر اعتراض اٹھانے کا طریق کار واضح نہیں اور نہ ہی حقیقت حال کی جانچ پڑتال کا کوئی قابل قبول ذریعہ معلوم ہے۔ اگر اس معاملے کا فیصلہ بھی وکلا کے ذریعے شہادتوں کی بنا پر ہونا ہے تو پھر بلاشبہ وہی لوگ کامیاب ٹھہریں گے جن کے خاندان اس چراہ گاہ سے بخوبی واقف ہیں اور اس میں سے ہمیشہ سیر ہو کر باہر آتے ہیں اور بن کا مذکورہ دفعات کی روح کے قریب سے بھی کبھی گزر نہیں ہوا ہوتا۔ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کی مہارت میں ہمارے قانونی دانشور کسی سے کم نہیں۔ اسی شعبدہ بازی میں خوب سے خوب تر شہرت کی خاطر وہ تمام عمر کھپا دیتے ہیں۔ ان کی بھاری بھرکم فیس کا دارومدار ہی اسی کمال پر منحصر ہوتا ہے۔ اور یہ امر بھی فیس کے تعین میں کارفرما ہوتا ہے کہ جج صاحب سے وکیل باوصف کا کتنا قرب ہے۔ بعض حالات میں تو وکیل صاحب ہی فیصلہ لکھنے کی زحمت گوارا کر لیتے ہیں اور یہ وصف بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ہونے والے انتخابات کی تیاریوں کے سلسلے میں کچھ اور پہلو بھی اجاگر ہو رہے ہیں مثلاً امیدوار کی انتخابی مہم کے سلسلے میں ایجنٹوں کی تلاش، ان کے ہدیے کا تعین، دفاتر کا قیام، ووٹوں کے آڑھتیوں سے رابطہ، ووٹ کی مارکیٹ پرائس، عہد و پیمان کا تقدس وغیرہ۔ ان معاملات نے بھی خاصی گہما گہمی پیدا کر دی ہے۔

احتساب کے عمل کا بھی خوب چرچا ہے۔ وفاقی سطح پر احتساب کمشنر کا تقرر ہو چکا، صوبائی سطح پر بھی احتساب کمشن کے قیام کی خبریں ہیں۔ شور تو بہت ہے، دیکھیں نکلتا کیا ہے۔ انتخابات کو اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ احتساب کے عملی نتائج کے بارے میں نگران وزیراعظم کا یہ بیان معنی خیز ہے کہ احتساب کے لئے ٹھوس شہادتیں نہیں مل رہیں۔ تاہم ہر پاکستانی کی نظریں ان کے اس اعلان کی طرف لگی ہیں کہ "لٹیروں سے برآمدگی ساری قوم دیکھے گی، آئندہ بیس روز میں انقلابی لہر آئے گی اور ساٹھ دنوں میں معجزات ہو سکتے ہیں۔ کرپٹ عناصر کو عبرت کا نشان بنا دیں گے"۔ اللہ کرے ایسا ہو۔ اللہ کرے کوئی معجزہ ہی رونما ہو جائے جیسا کہ نگران وزیراعظم نے کہا ہے۔ ہمارے پچاس سالہ قومی حالات تو ایسی انہونی تبدیلی کی پیشینگوئی نہیں کرتے۔ جب سبھی حمام میں ننگے ہوں تو کون کس پہ انگلی اٹھائے۔ مدعی ہو یا مدعا علیہ، تفتیشی ہو یا منصف، سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ہر سو احتساب کا نعرہ بلند ہو رہا ہے وہاں ایک کونے سے آواز آ رہی ہے کہ صدر، فوج اور گورنر مستثنیٰ کیوں، تو دوسری طرف کوئی قانون دان یہ سمجھاتا ہوا سنائی دیتا ہے کہ احتساب کمشن کی میعاد ہی چار ماہ ہے۔ اسی قانونی موشگافی کے سہارے اس ملک کی کرپٹ قبیل نے سکھ کا سانس لیا ہے اور ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ معاشرے کو ڈرائی کلین کر دینے کا دعویٰ کرنے والوں کی دو ماہ بعد دکان بند ہونے کا خاموشی سے انتظار کریں اور پھر ہم آپس میں باری باری حسب سابق ایوان اقتدار میں براجمان ہوتے رہیں گے۔ تب تک آؤ موج میلا منائیں۔ چند روز ہوئے ہر اخبار نے سیاسی شدید حریف میاں شہباز شریف (مسلم لیگ 'ن) اور خالد احمد کھرل (پیپلز پارٹی) کی محو گفتگو تصویر نمایاں طور پر شائع کرتے ہو غالباً اسی ممکنہ سمجھوتے کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وطن عزیز کی نوکر شاہی بھی اسی موقف پہ قائم ہے، یہ واحد قبیل ہے جن کی کھیتی ہر موسم میں ہری رہتی ہے۔

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کا سالانہ اجلاس

انجمن خدام القرآن کا سالانہ اجلاس بمقام حمید پیلس بعد از نماز عشاء شروع ہوا۔ آغاز شیخ سلیم نے تلاوت قرآن سے کیا اور گزشتہ سال کی کارروائی سیکرٹری جنرل جناب میاں محمد اسلم نے پیش کی اور سالانہ کارکردگی رپورٹ ڈاکٹر عبدالسمیع صدر اور اختر احسن صدیقی نے سالانہ اخراجات مکمل آمد و خرچ سے مجلس عاملہ کو باخبر کیا جسے پورے ہاؤس نے منظور کیا۔ آخر میں انجمن خدام القرآن کے سرپرست اعلیٰ جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے صدارتی خطبہ میں عظمت قرآن کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ہم قرآن مجید کو بس ایک متوارث مذہبی عقیدے کی بناء پر ایک مقدس کتاب سمجھتے ہیں جس کا زندگی اور جملہ معاملات سے کوئی تعلق نہیں یا یہ یقین حاصل ہے کہ قرآن مجید رب کریم کا کلام ہے جو ہمارے لئے معجزہ، شفاء، ہدایت اور رحمت کا درجہ رکھتا ہے۔ پھر اس کی تلاوت ہماری روح کی غذا اور اس پر غور و فکر ہمارے قلوب و اذہان کے لئے روشنی بن جائے۔ ہم اپنی عمر اس کے لئے لگا کر محسوس کریں کہ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" اور یہ ایک بار پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ جس سے انسان کامل بھی کبھی سیر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ہمیں فرقہ پرستی کی گہری جڑیں اکھاڑ پھینکنا ہوں گی اور یکجا ہو کر اقامت دین کے لئے جدوجہد کرنا ہو گی نئی نسل کو پیغام دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خود کو ہمیں قرآن کریم کے لئے وقف کرنا ہو گا اس میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

آخر میں امیر محترم نے حضرت مہدی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ایک مجدد پیدا فرماتا ہے۔ حضرت مہدی بھی ایک مجدد ہوں گے۔ وہ اسی صدی کے مجدد کامل ہوں گے وہ اسلام کی تجدید کر کے اسلام کو عملاً نافذ کریں گے اور ان کی مدد کے لئے مشرق سے مجاہدین جائیں گے۔

رپورٹ: یاسین بزمی

تنظیم اسلامی فیصل آباد کا دو روزہ دعوتی پروگرام

دو روزہ دعوتی پروگرام کے لئے رفقاء تنظیم دفتر واقع صادق مارکیٹ ریلوے روڈ میں اکٹھے ہوئے۔ امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا خطاب جمعہ بذریعہ کیسٹ سنا گیا۔ کیسٹ کے اختتام پر میاں محمد اسلم نے فجر کے درس قرآن کے پروگرام ترتیب دیئے۔ 7 نومبر بعد نماز فجر پروفیسر خان محمد نے جامع مسجد کارخانہ بازار میں 25 افراد سے، جامع مسجد شہری کوارٹرز میں راقم نے 25 افراد سے اور صادق مارکیٹ مسجد میں محمد اشفاق نے خطاب کیا۔

ان پروگراموں کے ذریعے احباب کو کارنر میٹنگ میں شمولیت کی دعوت دی گئی اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مقامی دفتر میں رفقاء دوبارہ اکٹھے ہوئے تو پروفیسر خان محمد نے رفقاء کے سامنے سوال رکھا کہ بے شمار دینی و مذہبی جماعتوں کی موجودگی میں تنظیم اسلامی کا انتخاب ہی کیوں؟ رفقاء نے اسی میں بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنے اپنے انداز میں تنظیم اسلامی کا موازنہ دوسری تحریکوں سے کیا۔ اس نشست کے بعد دن بھر کے پروگرام تشکیل دیئے گئے۔ پروفیسر خان محمد نے صابریہ سراجیہ سیکنڈری سکول میں تقریباً 1200 طلباء اور 50 اساتذہ سے دینی فرائض کے جامع تصور کے موضوع پر جب کہ میاں محمد اسلم نے ٹیکنیکل ہائی سکول میں ایک ہزار طلباء اور 25 اساتذہ سے عظمت قرآن کے موضوع پر خطاب کیا۔ دونوں مقامات پر کارنر میٹنگ میں شمولیت کی دعوت بھی دی گئی۔ ایم سی سکول محمدی چوک کے اساتذہ سے پروفیسر خان محمد نے خطاب کیا۔ بعد ازاں رفقاء لائبریری پہنچے۔ دو دو رفقاء پر مشتمل چار گروپ بنا کر تمام علاقہ میں پھیل کر گھر گھر لائبریری کے افتتاح کا دعوت نامہ تقسیم کیا گیا۔ یہ سلسلہ نماز ظہر تک جاری رہا۔ نماز ظہر کے بعد رفقاء الہدیٰ لائبریری میں جمع ہوئے جہاں نماز عصر تک "دعوت تنظیم اسلامی" نامی کتابچے کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ نماز عصر کے بعد حافظ سعید نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیتی طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔

پروفیسر خان محمد صاحب نے بعد نماز مغرب "حب رسول اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر جامع مسجد محمد آباد میں خطاب کیا۔ دیگر رفقاء نے انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ پروفیسر خان محمد نے بعد نماز عشاء جامع مسجد انوار مدینہ محمد آباد میں احسان الٰہی ملک نے جامع مسجد اقصیٰ بٹالہ کالونی میں خطاب کیا۔ ان خطبات کے بعد لٹریچر اور دعوتی لیٹر تقسیم کیا گیا۔ کچھ رفقاء نے نماز عشاء کے بعد انفرادی ملاقاتیں کیں اور کارنر میٹنگ میں شمولیت کی دعوت دی۔ 8 نومبر بعد نماز فجر پروفیسر خان محمد نے صابریہ مسجد میں 50 افراد سے احسان الٰہی ملک نے مسجد عمر اور میاں محمد اسلم صاحب نے جامع مسجد موتی میں خطاب کیا۔ رفقاء نے مختلف مساجد میں نماز جمعہ ادا کی اور دعوت نامہ تقسیم کیا۔ نماز عصر سے قبل جناب عبدالرزاق ناظم حلقہ کے ہمراہ پہنچ گئے۔ کارنر میٹنگ کا آغاز ہوا سٹیج سیکرٹری کے فرائض احسان الٰہی ملک نے ادا کئے۔ تلاوت شیخ محمد سلیم نے کی اور پھر مہمان خصوصی جناب عبدالرزاق کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں سورہ الفاتحہ کے حوالہ سے شرکاء کی توجہ تفہیم دین کی طرف دلائی اور الہدیٰ لائبریری کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ڈاکٹر عبدالسمیع بھی اس پروگرام میں شامل رہے۔ اس دو روزہ میں 350 احباب اور 2200 طلباء تک تنظیم کی دعوت پہنچائی گئی۔ 100 افراد سے گھر گھر جا کر رابطہ کیا گیا۔ ایک ہزار کی تعداد میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ حبیب شہید کالونی میں الہدیٰ لائبریری کا بھرپور تعارف ہو گیا۔

مرتبہ: انجینئر محمد افضل

بقیہ تنظیم اسلامی لاہور جنوبی

دنیاوی مسائل کا حل اسی میں پوشیدہ ہے کہ ہم پورے کے پورے دین کو پاکستان میں نافذ کریں۔ رحمت اللہ بٹر صاحب کے خطاب نے وہاں پر موجود 130 سے زائد رفقاء و احباب کے ذہنوں پر گہرا تاثر چھوڑا۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔ جناب قرۃ العین اور محمد رمضان کی خصوصی محنت نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ دونوں رفقاء کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ: وسیم احمد، نائب امیر لاہور چھاؤنی

☆☆☆

پنجاب شمالی کے مرکزی قائدین کا دورہ پنڈی گھیب

حلقہ پنجاب شمالی کے مرکزی قائدین جناب شمس الحق اعوان اور محمد طفیل گوندل پنڈی گھیب کے تین روزہ دورہ پر پنڈی گھیب آئے۔ پہلے پروگرام کا آغاز گورنمنٹ ہائی سکول چکی میں گوندل صاحب کے خطاب سے ہوا۔ اس موقع پر جملہ اساتذہ و سٹاف نے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ گوندل صاحب نے موجودہ استحصالی نظام کو بدلنے کے لئے نوجوان نسل کو اپنی سعی و جدوجہد تیز کرنے پر زور دیا جس کے نتیجے میں انہیں زمین پر بیٹھنے کے لئے ٹاٹ تک مہیا نہیں ہیں۔ انہوں نے علامہ اقبال کی نظم خطاب بہ نوجوانان اسلام کے اشعار سنا کر بھولا ہوا سبق یاد دلانے کی کوشش کی۔

دوسرے روز شمس الحق اعوان کی زیر صدارت کمیٹی چوک پنڈی گھیب میں ایک کارنر میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر شمس الحق اعوان نے کہا موجودہ حالات پر غور کیا جائے تو ہمیں پتہ چلے گا۔ کہ جمہوری نظام ہمارے لئے درست نہیں ہے لہٰذا اس نظام کی بجائے نظام خلافت کو قائم کرنا از حد ضروری ہو گیا ہے۔ کرپشن میں ہم دنیا میں دوسرے نمبر پر پہنچ چکے ہیں۔ عمران خان کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہود کا داماد ہماری کیا خدمت کر سکتا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دشمن کو پہچانیں اور اپنے دشمن کو دشمن سمجھیں یہ اولتے بدلتے چہرے ہمارے مسائل کا حل نہیں ہیں۔ دعا کے ساتھ یہ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

بعد عشاء وارڈ نمبر 1 کی مسجد شرقی میں درس قرآن کا اہتمام تھا۔ محمد طفیل گوندل نے دین و دنیا کی اہمیت نظام خلافت کی احادیث اور فرقہ پرستی سے اجتناب برتنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ سورہ الحدید کے دوسرے رکوع کے ترجمہ و تشریح کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ دین و دنیا دونوں کی بھلائی اس میں مضمر ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کی مکمل پیروی کریں۔ بروز جمعہ المبارک کو صبح دس بجے تنظیم اسلامی کے ساتھی جناب حاجی عبدالرحمٰن کے گھر درس قرآن کا پروگرام ہوا۔ جس میں 40 کے قریب احباب شریک ہوئے۔ شمس الحق اعوان نے سورہ الاعراف کی آیت نمبر 158 کا ترجمہ و تفسیر پیش کی۔ اپنے خطاب میں اعوان صاحب نے کہا کہ "نہ ظلم کرو اور ظلم سہو" ظلم کرنے سے تو سب آگاہ ہیں لیکن ظلم سہنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت نہ کرنا۔ سورہ الاعراف میں مذکورہ آیات کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت پر بطور خاص زور دیا گیا۔ نظام خلافت کی اہمیت و برکات نیز اسلام کا نظام حیات کے مختلف موضوعات زیر بحث رہے۔

جمعہ المبارک کو صبح کا پروگرام مسجد چوک ملکاں میں منعقد کیا گیا۔ یہاں محمد طفیل گوندل نے درس قرآن دیا۔ سورہ الحدید کے دوسرے رکوع کی آخری دو آیات کے حوالے سے شرکاء پر واضح کیا گیا کہ عدل و قسط کے قوانین اسلامی نقطہ نظر سے سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے عدالتی نظام کو ان ہدایات کی روشنی سے انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنائیں تاکہ ہم اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ اس کے لئے سعی و جدوجہد مسلمانوں کا فرض اولین ہے۔ اس دورے میں چھ مختلف جگہوں پر پروگرام منعقد ہوئے۔

ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق کا دورہ حلقہ پنجاب غربی

3ر نومبر کو ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان 127 چک سرگودھا میں تشریف لائے۔ تنظیم اسلامی سرگودھا کے تحت 2 اسرہ جات قائم ہیں۔ ان کے نقیب اعلیٰ کو' جو قرآن کالج کے فارغ التحصیل ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نشرواشاعت کے لئے خصوصی جذبہ سے نوازا ہے۔ اور انہیں مخلص ساتھی عطا کئے ہیں۔ جب بھی کوئی سینئر ساتھی آجاتا ہے اس کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے نہ صرف خود رفقاء کو بلکہ احباب کی بھی بڑی تعداد کو جمع کر لیتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد رفقاء اور احباب سے ناظم اعلیٰ نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے واضح کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی آزمائش کے لئے بنائی ہے۔ ایمان اور عمل صالح سے ہی اس آزمائش پر پورا اترا جا سکتا ہے۔ اعمال صالح کی تکمیل اجتماعی سطح پر دین کو غالب کئے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اقامت دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت کا حصہ بن کر زندگی گزاریں۔

میانوالی پہنچنے پر نقیب اسرہ حاجی عبداللہ صاحب نے ناظم اعلیٰ کا استقبال کیا۔ میانوالی حلقہ پنجاب غربی کا منفرد اسرہ ہے۔ اس اسرہ میں تنظیم کا مکمل نظم قائم کر کے توسیع دعوت کا کام کرنے کے لئے جن صلاحیتوں کے حامل رفقاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ایک گروپ کی شکل میں موجود ہے۔ میرا اشارہ ایسی ٹیم کی طرف ہے جس میں انقلابی دعوت پر راسخ ایمان حاصل ہو اور اسے دلائل کے ساتھ انفرادی ملاقات میں احباب کے سامنے رکھنے والی شخصیت بھی موجود ہو۔ قرآن کے معانی اور مطالب سے روشناس کرانے والی شخصیت' بردبار اور متحمل مزاج ناظم کی شخصیت اور معاملات میں قانونی پیچیدگیوں میں راہ نمائی کرنے والی شخصیت اور ان کے ساتھ نوجوان معاونین کار کی ٹیم بھی موجود ہے۔ اس ٹیم ورک کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد نماز مغرب حلقہ معاونین میں سے ایک صاحب کی حویلی میں نہایت باوقار نشست کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جس سے ناظم اعلیٰ نے خطاب کیا۔ انہوں نے سامعین پر واضح کیا کہ ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا راستہ اقامت دین کی جدوجہد ہے یہ جدوجہد مطالباتی اور مزاحمتی ہو گی جس میں "حکومت ہٹاؤ' کرپشن مٹاؤ" کی بجائے دین کے بنیادی اصولوں کے نفاذ کا مطالبہ ہو گا۔ اقامت دین کے لئے ایسے مطالبات ہی نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں اور انہی مطالبات پر مبنی جدوجہد ہی دینی تحریکوں کے مخلص کارکنوں کا تعاون حاصل کر سکتی ہے۔

بعد نماز عشاء نقیب اسرہ اور سینئر رفقاء کے ساتھ انتظامی امور پر گفتگو ہوئی اور ایک نوجوان کے فکری اشکالات کے جواب دیئے گئے۔

سرگودھا کے امیر کے ہمراہ اسرہ بھلوال کے دفتر اور لائبریری واقع توحید روڈ پہنچے۔ نقیب اسرہ انقلاب اسلامی کے لئے فکرمند اور انسانیت کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے ہی نوجوان اور معاصر تحریکی سرگرمیوں سے واقف معاون عطا کئے ہیں۔ نئی جگہ پر اسرہ کے دفتر اور لائبریری کا قیام نقیب اسرہ کی تحریکی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ بعد نماز مغرب ناظم اعلیٰ نے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد قریبی مسجد میں منعقدہ اجتماع میں عوام الناس کے علاوہ تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں ناظم اعلیٰ نے انقلاب اسلامی کی جدوجہد کے طریق کار کو دو ٹوک انداز میں بیان کیا۔ یہی وجہ تھی کہ جماعت اسلامی کے ایک کارکن نے سوالات میں جارحانہ انداز اختیار کرنے کی کوشش کی۔ جسے سامعین میں سے ایک بزرگ نے جو مقامی علماء میں سے ہیں ناظم اعلیٰ کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے انہیں اپنے موقف پر غور کرنے کو کہا۔ اگلے دن یعنی 6ر نومبر کی صبح کو بھیرہ میں شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد کے مہتمم جناب ابرار احمد سے ملاقات ہوئی۔ ابرار احمد صاحب ناظم اعلیٰ کے استاد بھائی نکلے۔ مولانا اصلاحی صاحب سے بھی ان کا تعلق تلمذ ہے۔ وہ نہایت شفقت سے پیش آئے۔ ناظم اعلیٰ سے ان کی گفتگو قرآن کالج قرآن اکیڈمی کی تعلیمی سرگرمیوں اور شعبہ حفظ کے بارے میں ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ بچے بڑے ہو کر دینی اساس سے دور اور حفظ قرآن بھول جاتے ہیں۔ جب ان کے سامنے واضح کیا گیا کہ اس کی وجوہات میں بڑی وجہ ابتدائی دینی تعلیم اور عملی زندگی میں دین سے عدم موافقت ہے اور تنظیم اسلامی امیر محترم کی قیادت میں اس خلا کو پر کرنے میں کوشاں ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ بالغ حضرات میں دین کی ایسی پیاس پیدا کی جائے کہ وہ دین قائم کرنے والی جماعت کی شکل اختیار کر لیں۔ تاکہ جب دین قائم ہو تو پھر قرآنی تعلیمات کے ساتھ تمسک ہماری دنیا اور آخرت کی ضرورت بن جائے چنانچہ اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کا اصل ہدف بالغ حضرات کی تعلیم و تربیت ہے۔ جس کے لئے قائد تنظیم اور ان کے رفقاء پورے ملک میں دعوتی جلسوں اور تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے پیشکش کی امیر محترم جب بھی بھیرہ تشریف لانا چاہیں تو ہمیں ان کی میزبانی کر کے خوشی ہو گی۔

بھلوال میں گورنمنٹ کالج کے مدرسین سے ملاقات ہوئی۔ ناظم اعلیٰ نے ان کے سامنے اسلامی انقلاب کے طریق کار اور مطالباتی و مزاحمتی تحریک کے متعلق اپنے موقف کو واضح کیا۔ ماحول پر چونکہ جماعت اسلامی کے دھرنا کے اثرات غالب تھے۔ چنانچہ نوجوان مدرسین کی طرف سے اس حوالے سے سوالات کئے گئے۔ انہیں واضح کیا گیا کہ اقامت دین کا مقصد حاصل کرنے کے لئے دین کے بنیادی اصولوں کے نفاذ کا مطالبہ ہی صحیح نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جہاں تک کرپشن مٹاؤ کے مطالبہ کا تعلق ہے تو بعثت نبوی کے وقت معاشرہ میں کرپشن نہ تھی۔ نبوت سے پہلے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول میں شریک رہے ہیں لیکن انسانی مسائل پر غور و فکر نے آپ کو خلوت پسند بنا دیا تو اللہ کی طرف سے جو روشنی ملی وہ الھدیٰ یعنی قرآن پاک تھا کہ انسانیت کے مسائل کا حل اس کے نفاذ میں ہے۔ اور اب تو یہ قرآن اور اس پر عملی تحریک کا نمونہ ہماری راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ اب کوئی بھی غیر مسنون قدم اقامت دین کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ کامرس کالج بھلوال کے پرنسپل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اسی دن بعد نماز عصر دفتر تنظیم اسلامی سرگودھا میں امیر تنظیم اور رفقاء سرگودھا نے ناظم اعلیٰ کا استقبال کیا۔ امیر تنظیم اسلامی سرگودھا گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ عربی کی تعلیم ہو یا درس قرآن ہو' ذاتی رابطہ ہو یا امیر محترم کے ویڈیو پروگرام کا بندوبست' ہر گوشے میں متحرک نظر آتے ہیں۔ سفید بالوں والے شخص کی محنت کو یقیناً نوجوانوں کے لئے باعث رشک ہونا چاہئے۔ اسی تنظیم کی کوکھ سے اسرہ بھلوال اور تنظیم اسلامی چک نمبر 127 جنم لے رہی ہیں۔ منیر ہسپتال سے ملحق شہر کے مین روڈ پر نمایاں مقام پر تنظیم اسلامی کے دفتر کے قیام اور اس سال سرگودھا میں دورہ ترجمہ قرآن کے انعقاد کے لئے محترم ڈاکٹر رحمان کی مساعی کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ بعد نماز مغرب ناظم اعلیٰ نے سورہ توبہ کی آیات پر مبنی درس دیا۔ اس کے بعد باہمی تعارف اور گفتگو ہوئی۔ جماعت کے دھرنا کے اثرات یہاں بھی تھے۔ اس بارے میں ٹھیٹ دینی مطالباتی اور غیر دینی مطالباتی مزاحمت کے نتائج میں فرق کو واضح کیا گیا۔ اگر نظام کو بدلنے کی بجائے کرپشن مٹاؤ کا نعرہ لگایا جائے۔ تو اس سے پہلے کہ ہم کسی طرح نظام کو بدلنے کے قابل ہو سکیں باطل نظام اپنی جڑیں مضبوط کر کے ہماری غلامی کی مدت میں اضافہ کر چکا ہو گا۔ اور یہ نعرہ دینی قوتوں کی یک جہتی میں بھی کوئی مفید رول ادا نہ کر سکے گا۔ دھرنا ایک خالص سیاسی واقعہ ہے۔ جہاں تک کرپشن کی طرف نشاندھی کا تعلق ہے اس میں پہلا رول مسلم لیگ کا ہے اور عوامی جذبات کو دھرنا کے نام سے جماعت نے زبان دی۔ اس سے پہلے بھی اس سے زیادہ بڑے سیاسی محرکات نے ماحول کو گرم کیا جن کے پیچھے اقامت دین اور نظام مصطفیٰ کی باتیں ہوئیں لیکن وقت نے ان کے اصل عزائم کو بے نقاب کر دیا۔ جس طرح بے عمل مسلمان اپنے جائز حقوق کو غیر شرعی طریقوں اور ہتھ کنڈوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی مزاج دینی تربیت کے مراحل سے نہ گزرنے والی دینی تحریکوں کا ہے کہ اقامت دین جیسے مقصد عظیم کو غیر مسنون مطالبوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بجائے دین کی خدمت کے الٹا نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

7ر نومبر کو الھدیٰ لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچے۔ یہاں بعد نماز عشاء نوید خلافت کے عنوان کے تحت جلسہ عام کا اہتمام تھا۔ اس جلسہ سے ناظم تربیت تنظیم اسلامی نے بھی خطاب کیا۔ چونکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ماہ رمضان کے دورہ ترجمہ قرآن کے مدرس کی ذمہ داری ان کے ذمے ہے۔ اس لئے انہیں خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ ناظم اعلیٰ نے انتہائی تحمل اور دھیمے انداز میں اقامت دین کی اہمیت اور منہج انقلاب نبوی سے ماخوذ طریق کار کی وضاحت کی۔ بعد میں جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ کے عالم دین نے سوال کیا کہ آپ کے پاس تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ ناظم تربیت نے جواباً فرمایا کہ جونہی آدمی دین کے احکام پر عمل پیرا ہونا شروع کرتا ہے۔ معاشرہ خود اس کی تربیت کرتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں نظری اور فکری رہنمائی کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہوں کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

یہاں ابھی افرادی قوت کی کمی ہے۔ توسیع دعوت کا سہرا ایک مبتدی رفیق کے سر ہے۔ جو اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اقامت دین کی جدوجہد کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی معاونت شاندار الھدیٰ لائبریری کے ذریعے کی ہے۔ جس کے قیام کے لئے حلقہ سندھ وبلوچستان کے ایک سینئر رفیق کی مساعی قابل ستائش ہیں۔

ناظم اعلیٰ 8ر نومبر کو براستہ فیصل آباد سانگلہ ہل پہنچے۔ یہاں نقیب اسرہ اپنے رفقاء سمیت استقبال کے لئے موجود تھے۔ رفقاء کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ خطبہ جمعہ کے لئے ایک مسجد میں اجازت حاصل کی گئی۔ تھی۔ یہاں بھی ناظم اعلیٰ نے اقامت دین کی اہمیت اور اس کے طریق کار پر مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔ نقیب اسرہ اگرچہ ذاتی رابطے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن نظم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بہت کام کرنا باقی ہے۔

(باقی صفحہ ۴)

بقیہ: اجتماع سکھر

بھاولپور شامل ہیں۔ سندھ کے حالات سے آپ بے چین تھے۔ آپ نے کتاب استحکام پاکستان لکھنے کے بعد استحکام پاکستان اور مسئلہ سندھ کے نام سے کتاب لکھی اور یہ کتاب سندھ کے پڑھے لکھے لوگوں تک پہنچائی گئی۔ جہاں موقع ملا وہاں وکلاء کے بار سے بھی خطاب ہوا۔ اور ان مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کی دعوت دی گئی۔

سکھر کا ماحول جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اس پر گہرے دینی اثرات ہیں' بڑی بڑی شخصیتوں کی مساعی اس علاقے میں پھیلی ہوئی ہے مگر بعد میں آنے والوں نے اس کی حفاظت نہ کی اور نہ اس مشن کو آگے بڑھایا۔ یہاں کا نوجوان طبقہ وقتی سیاسی مسائل میں الجھ گیا اور قومیت کے پرفریب نعروں میں آکر اس عظیم مشن کو بھول گیا جس کے لئے ان کے اسلاف نے زندگیاں وقف کی تھیں۔ گزشتہ سطور میں جناب تاج محمد امروٹی رحمہ اللہ علیہ کا ذکر آیا ہے آپ کی شخصیت اور آپ سے منسوب قصے جو یقیناً حیرت انگیز ہیں یہاں کے لوگ انہیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہاں کے ایک دانشور نے ان پر ایک کتاب لکھی ان کا گلہ یہ تھا کہ یہ کتاب بک اسٹالوں کی زینت بنی رہی اور کسی نے خریدنے کی زحمت نہیں کی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے کا رخ کس قدر تبدیل ہو چکا ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کا آئیڈیل بدل چکا ہے انہوں نے اسلاف کے کارناموں سے منہ پھیر کر اپنا ہدف حصول دنیا کو بنا لیا ہے۔

قوموں کا زوال اسوقت شروع ہوتا ہے جب وہ اپنا ہدف تبدیل کر لیتی ہیں۔ اسلاف سے کٹ جاتی ہیں اور کٹی ہوئی پتنگ کو ہوا اپنی مرضی کے مطابق لے جاتی ہے۔ امت مسلمہ کا ہدف جب تک اعلاء کلمتہ اللہ اور غلبہ دین تھا وہ اپنے اسلاف سے جڑی ہوئی تھی اور ان میں کردار کے غازی پیدا ہوتے رہے۔ امیر محترم مقامی کارکنوں کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ آپ لوگوں کو بھرپور محنت کر کے اس دفینہ کو نکالنا ہو گا جو چنگاریاں دبی پڑی ہیں انہیں توحید و آخرت کی ہوا دینی ہو گی انہیں از سرنو سلگانا ہو گا۔

سکھر میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع بظاہر کچھ بہت زیادہ کامیاب نظر نہیں آتا مگر دعوت کے اعتبار سے یہ منفرد اجتماع تھا۔ ہمارے کارکن اعلائے کلمتہ اللہ اور تحریک خلافت کا یہ پیغام لے کر قرب وجوار کے شہروں میں لگ گئے کوئی ایسی قابل ذکر بستی نہ چھوڑی جو شہر کے گردا گرد تھی۔ اردو اور سندھی زبان میں آذان خلافت بلند کی گئی اور لوگوں کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے پمفلٹ کا ایک سیلاب رواں دواں ہوا۔ خود سکھر کا کوئی گوشہ ایسا نہ رہا جہاں ہمارے کارکن نہ پہنچے ہوں۔ اور نوید خلافت کی صدا نہ لگائی ہو۔ ایسے سنجیدہ اجتماعات جہاں نہ نعرے لگتے ہوں نہ زندہ باد اور مردہ باد کا غلغلہ ہوتا لوگ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں' اللہ نے ہر انسان کو غور و فکر کی جو صلاحیت دی ہے ممکن نہیں ہے کہ وہ اس سرسری طور پر اس سے گذر جائے پھر خلافت اور دین کی سربلندی کا ایک سہانا خواب اس کے ذہن میں موجود ہے معاشرے کی ابتری اور دین دار لوگوں کے تفرقے نے اسے مایوس کیا ہے۔ وہ لوگ جو دین کی سربلندی کا عزم لے کر اٹھے ہیں پہلے انہیں اپنے اخلاص کی گواہی دینی ہو گی۔ انہیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ وہ اس تحریک کے لئے کتنی قربانی دے سکتے ہیں' انہیں اپنی زندگیوں کو اس سانچے میں ڈھالنا ہو گا جس کی وہ دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ ابتلاء و آزمائش کے بعد ہی وہ اعتماد قائم ہو گا جس کے لئے لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں پس وپیش نہیں کریں گے۔ یہ کھٹن مرحلہ جب تک سر نہیں ہوتا منزل تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اس اجتماع کے انعقاد کے لئے ایک ہفتہ قبل کراچی سے رفقاء کی ایک ٹیم پہنچی ہوئی تھی۔ ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان خود اس کے نگران تھے۔ سومرو برادران بلکہ خاندان نے اپنی توانائیاں اس کے لئے وقف کر رکھی تھیں اور اس سعادت میں ان کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ مقامی کارکنوں میں چند کو چھوڑ کر اکثر نے مایوس کیا۔ سردی بھی زیادہ تھی۔ موسم کی سختی کا کارکنوں نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ وہ لوگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو پہرے پر کھڑے تھے۔

جیسا کہ امیر محترم نے فرمایا کہ ہم نے خلافت کی آذان دی ہے۔ نیند کے ماتوں کو جگانے کی کوشش کی ہے ان کے فرض منصبی کو یاد دلایا ہے۔ اب ہمارے کارکنوں پر ذمہ داری آگئی ہے کہ وہ بار بار متوجہ کریں اور خلافت کے تصور کو دھندلا ہونے نہ دیں۔ خلافت کے تصور پر وقت نے جو گرد ڈال دی ہے اسے وہ صاف کریں۔ اتنے بھرپور انداز میں اقامت دین' اعلاء کلمتہ اللہ یا نوید خلافت کی گونج اس علاقے میں نہیں سنی گئی۔ تنظیم اسلامی کے تمام مرکزی افراد اور شوریٰ کے اراکین موجود تھے۔

امیر محترم نے تفصیل سے خلافت کے خدوخال بیان کئے۔ اگر کسی کے نزدیک کچھ ابہام رہ گیا تھا تو وہ سوالات وجوابات کی ایک بھرپور نشست میں دور ہو گیا۔ گویا کہ تصور خلافت کے بیج کو سرزمین سکھر میں پھیلا دیا تھا' اب یہاں کے لوگوں کا کام ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں اور اس کھیتی کو بارآور بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔

تنظیم اسلامی کی بنیادی اینٹ وہ کارکن ہیں جو بیعت مسنونہ کے ذریعہ تنظیم میں شامل ہوتے ہیں اس اعتبار سے یہ اجتماع کامیاب رہا تقریباً کئی افراد نے بیعت کی اور اپنی زندگیوں کو اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے وقف کرنے اور اپنی صلاحیتوں کو اس میں کھپانے کا عہد کیا۔

نجیب صدیقی

لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی کے انقلابی فکر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ہرماہ دعوتی اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے علاقے نشتر کالونی میں جمعہ 29ر نومبر کو بعد نماز مغرب ماہانہ دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ "ہماری دینی ذمہ داریوں" کے عنوان سے جناب رحمت اللہ بٹر کو دعوت خطاب دی گئی۔ نماز مغرب کے فوراً بعد رفقاء واحباب کی اچھی خاصی تعداد اجتماع گاہ میں موجود تھی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عزیزم زراق نے سورہ حم السجدہ کی چند آیات کی تلاوت کی۔ سٹیج سیکرٹری قرۃ العین نے جلسہ کے آغاز میں یہ وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء یہاں کسی دنیاوی مقاصد کے حصول یا ووٹوں کی بھیک مانگنے نہیں آئے بلکہ آپ کے سامنے دین کا صحیح تصور پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ خصوصی خطاب سے پہلے تنظیم کے نوجوان ساتھی محمد افضل نے "اٹھو لے کے علم خلافت دا" کے عنوان سے نظم پیش کی۔ جناب رحمت اللہ بٹر نے اپنے خصوصی خطاب میں دین کے تصور کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہمارے تمام دینی اور

(باقی صفحہ ۴)

ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق کا دورہ حلقہ پنجاب غربی

3ر نومبر کو ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان 127 چک سرگودھا میں تشریف لائے۔ تنظیم اسلامی سرگودھا کے تحت 2 اسرہ جات قائم ہیں۔ ان کے نقیب اعلیٰ کو' جو قرآن کالج کے فارغ التحصیل ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نشرواشاعت کے لئے خصوصی جذبہ سے نوازا ہے۔ اور انہیں مخلص ساتھی عطا کئے ہیں۔ جب بھی کوئی سینئر ساتھی آجاتا ہے اس کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے نہ صرف خود رفقاء کو بلکہ احباب کی بھی بڑی تعداد کو جمع کر لیتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد رفقاء اور احباب سے ناظم اعلیٰ نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے واضح کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی آزمائش کے لئے بنائی ہے۔ ایمان اور عمل صالح سے ہی اس آزمائش پر پورا اترا جا سکتا ہے۔ اعمال صالح کی تکمیل اجتماعی سطح پر دین کو غالب کئے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اقامت دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت کا حصہ بن کر زندگی گزاریں۔

میانوالی پہنچنے پر نقیب اسرہ حاجی عبداللہ صاحب نے ناظم اعلیٰ کا استقبال کیا۔ میانوالی حلقہ پنجاب غربی کا منفرد اسرہ ہے۔ اس اسرہ میں تنظیم کا مکمل نظم قائم کر کے توسیع دعوت کا کام کرنے کے لئے جن صلاحیتوں کے حامل رفقاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ایک گروپ کی شکل میں موجود ہے۔ میرا اشارہ ایسی ٹیم کی طرف ہے جس میں انقلابی دعوت پر راسخ ایمان حاصل ہو اور اسے دلائل کے ساتھ انفرادی ملاقات میں احباب کے سامنے رکھنے والی شخصیت بھی موجود ہو۔ قرآن کے معانی اور مطالب سے روشناس کرانے والی شخصیت' بردبار اور متحمل مزاج ناظم کی شخصیت اور معاملات میں قانونی پیچیدگیوں میں راہ نمائی کرنے والی شخصیت اور ان کے ساتھ نوجوان معاونین کار کی ٹیم بھی موجود ہے۔ اس ٹیم ورک کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد نماز مغرب حلقہ معاونین میں سے ایک صاحب کی حویلی میں نہایت باوقار نشست کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جس سے ناظم اعلیٰ نے خطاب کیا۔ انہوں نے سامعین پر واضح کیا کہ ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا راستہ اقامت دین کی جدوجہد ہے یہ جدوجہد مطالباتی اور مزاحمتی ہوگی جس میں "حکومت ہٹاؤ' کرپشن مٹاؤ" کی بجائے دین کے بنیادی اصولوں کے نفاذ کا مطالبہ ہو گا۔ اقامت دین کے لئے ایسے مطالبات ہی نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں اور انہی مطالبات پر مبنی جدوجہد ہی دینی تحریکوں کے مخلص کارکنوں کا تعاون حاصل کر سکتی ہے۔

بعد نماز عشاء نقیب اسرہ اور سینئر رفقاء کے ساتھ انتظامی امور پر گفتگو ہوئی اور ایک نوجوان کے فکری اشکالات کے جواب دیئے گئے۔

سرگودھا کے امیر کے ہمراہ اسرہ بھلوال کے دفتر اور لائبریری واقع توحید روڈ پہنچے۔ نقیب اسرہ انقلاب اسلامی کے لئے فکرمند اور انسانیت کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے ہی نوجوان اور معاصر تحریکی سرگرمیوں سے واقف معاون عطا کئے ہیں۔ نئی جگہ پر اسرہ کے دفتر اور لائبریری کا قیام نقیب اسرہ کی تحریکی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔ بعد نماز مغرب ناظم اعلیٰ نے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد قریبی مسجد میں منعقدہ اجتماع میں عوام الناس کے علاوہ تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں ناظم اعلیٰ نے انقلاب اسلامی کی جدوجہد کے طریق کار کو دو ٹوک انداز میں بیان کیا۔ یہی وجہ تھی کہ جماعت اسلامی کے ایک کارکن نے سوالات میں جارحانہ انداز اختیار کرنے کی کوشش کی۔ جسے سامعین میں سے ایک بزرگ نے جو مقامی علماء میں سے ہیں ناظم اعلیٰ کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے انہیں اپنے موقف پر غور کرنے کو کہا۔ اگلے دن یعنی 6ر نومبر کی صبح کو بھیرہ میں شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ بادشاہی مسجد کے مہتمم جناب ابرار احمد سے ملاقات ہوئی۔ ابرار احمد صاحب ناظم اعلیٰ کے استاد بھائی نکلے۔ مولانا اصلاحی صاحب سے بھی ان کا تعلق تلمذ ہے۔ وہ نہایت شفقت سے پیش آئے۔ ناظم اعلیٰ سے ان کی گفتگو قرآن کالج قرآن اکیڈمی کی تعلیمی سرگرمیوں اور شعبہ حفظ کے بارے میں ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ بچے بڑے ہو کر دینی اساس سے دور اور حفظ قرآن بھول جاتے ہیں۔ جب ان کے سامنے واضح کیا گیا کہ اس کی وجوہات میں بڑی وجہ ابتدائی دینی تعلیم اور عملی زندگی میں دین سے عدم موافقت ہے اور تنظیم اسلامی امیر محترم کی قیادت میں اس خلا کو پر کرنے میں کوشاں ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ بالغ حضرات میں دین کی ایسی پیاس پیدا کی جائے کہ وہ دین قائم کرنے والی جماعت کی شکل اختیار کر لیں۔ تاکہ جب دین قائم ہو تو پھر قرآنی تعلیمات کے ساتھ تمسک ہماری دنیا اور آخرت کی ضرورت بن جائے چنانچہ اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کا اصل ہدف بالغ حضرات کی تعلیم و تربیت ہے۔ جس کے لئے قائد تنظیم اور ان کے رفقاء پورے ملک میں دعوتی جلسوں اور تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے پیشکش کی امیر محترم جب بھی بھیرہ تشریف لانا چاہیں تو ہمیں ان کی میزبانی کر کے خوشی ہو گی۔

بھلوال میں گورنمنٹ کالج کے مدرسین سے ملاقات ہوئی۔ ناظم اعلیٰ نے ان کے سامنے اسلامی انقلاب کے طریق کار اور مطالباتی و مزاحمتی تحریک کے متعلق اپنے موقف کو واضح کیا۔ ماحول پر چونکہ جماعت اسلامی کے دھرنا کے اثرات غالب تھے۔ چنانچہ نوجوان مدرسین کی طرف سے اس حوالے سے سوالات کئے گئے۔ انہیں واضح کیا گیا کہ اقامت دین کا مقصد حاصل کرنے کے لئے دین کے بنیادی اصولوں کے نفاذ کا مطالبہ ہی صحیح نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جہاں تک کرپشن مٹاؤ کے مطالبہ کا تعلق ہے تو بعثت نبوی کے وقت معاشرہ میں کرپشن نہ تھی۔ نبوت سے پہلے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول میں شریک رہے ہیں لیکن انسانی مسائل پر غور و فکر نے آپ کو خلوت پسند بنا دیا تو اللہ کی طرف سے جو روشنی ملی وہ الھدیٰ یعنی قرآن پاک تھا کہ انسانیت کے مسائل کا حل اس کے نفاذ میں ہے۔ اور اب تو یہ قرآن اور اس پر عملی تحریک کا نمونہ ہماری راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ اب کوئی بھی غیر مسنون قدم اقامت دین کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ کامرس کالج بھلوال کے پرنسپل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اسی دن بعد نماز عصر دفتر تنظیم اسلامی سرگودھا میں امیر تنظیم اور رفقاء سرگودھا نے ناظم اعلیٰ کا استقبال کیا۔ امیر تنظیم اسلامی سرگودھا گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ عربی کی تعلیم ہو یا درس قرآن ہو' ذاتی رابطہ ہو یا امیر محترم کے ویڈیو پروگرام کا بندوبست' ہر گوشے میں متحرک نظر آتے ہیں۔ سفید بالوں والے شخص کی محنت کو یقیناً نوجوانوں کے لئے باعث رشک ہونا چاہئے۔ اسی تنظیم کی کوکھ سے اسرہ بھلوال اور تنظیم اسلامی چک نمبر 127 جنم لے رہی ہیں۔ منیر ہسپتال سے ملحق شہر کے مین روڈ پر نمایاں مقام پر تنظیم اسلامی کے دفتر کے قیام اور اس سال سرگودھا میں دورہ ترجمہ قرآن کے انعقاد کے لئے محترم ڈاکٹر رحمان کی مساعی کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ بعد نماز مغرب ناظم اعلیٰ نے سورہ توبہ کی آیات پر مبنی درس دیا۔ اس کے بعد باہمی تعارف اور گفتگو ہوئی۔ جماعت کے دھرنا کے اثرات یہاں بھی تھے۔ اس بارے میں ٹھیٹ دینی مطالباتی اور غیر دینی مطالباتی مزاحمت کے نتائج میں فرق کو واضح کیا گیا۔ اگر نظام کو بدلنے کی بجائے کرپشن مٹاؤ کا نعرہ لگایا جائے۔ تو اس سے پہلے کہ ہم کسی طرح نظام کو بدلنے کے قابل ہو سکیں باطل نظام اپنی جڑیں مضبوط کر کے ہماری غلامی کی مدت میں اضافہ کر چکا ہو گا۔ اور یہ نعرہ دینی قوتوں کی یک جہتی میں بھی کوئی مفید رول ادا نہ کر سکے گا۔ دھرنا ایک خالص سیاسی واقعہ ہے۔ جہاں تک کرپشن کی طرف نشاندھی کا تعلق ہے اس میں پہلا رول مسلم لیگ کا ہے اور عوامی جذبات کو دھرنا کے نام سے جماعت نے زبان دی۔ اس سے پہلے بھی اس سے زیادہ بڑے سیاسی محرکات نے ماحول کو گرم کیا جن کے پیچھے اقامت دین اور نظام مصطفیٰ کی باتیں ہوئیں لیکن وقت نے ان کے اصل عزائم کو بے نقاب کر دیا۔ جس طرح بے عمل مسلمان اپنے جائز حقوق کو غیر شرعی طریقوں اور ہتھ کنڈوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی مزاج دینی تربیت کے مراحل سے نہ گزرنے والی دینی تحریکوں کا ہے کہ اقامت دین جیسے مقصد عظیم کو غیر مسنون مطالبوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بجائے دین کی خدمت کے الٹا نقصان کا سبب بنتے ہیں۔

7ر نومبر کو الھدیٰ لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پہنچے۔ یہاں بعد نماز عشاء نوید خلافت کے عنوان کے تحت جلسہ عام کا اہتمام تھا۔ اس جلسہ سے ناظم تربیت تنظیم اسلامی نے بھی خطاب کیا۔ چونکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ماہ رمضان کے دورہ ترجمہ قرآن کے مدرس کی ذمہ داری ان کے ذمے ہے۔ اس لئے انہیں خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ ناظم اعلیٰ نے انتہائی تحمل اور دھیمے انداز میں اقامت دین کی اہمیت اور منہج انقلاب نبوی سے ماخوذ طریق کار کی وضاحت کی۔ بعد میں جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ کے عالم دین نے سوال کیا کہ آپ کے پاس تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ ناظم تربیت نے جواباً فرمایا کہ جونہی آدمی دین کے احکام پر عمل پیرا ہونا شروع کرتا ہے۔ معاشرہ خود اس کی تربیت کرتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں نظری اور فکری رہنمائی کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہوں کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

یہاں ابھی افرادی قوت کی کمی ہے۔ توسیع دعوت کا سہرا ایک مبتدی رفیق کے سر ہے۔ جو اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اقامت دین کی جدوجہد کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی معاونت شاندار الھدیٰ لائبریری کے ذریعے کی ہے۔ جس کے قیام کے لئے حلقہ سندھ وبلوچستان کے ایک سینئر رفیق کی مساعی قابل ستائش ہیں۔

ناظم اعلیٰ 8ر نومبر کو براستہ فیصل آباد سانگلہ ہل پہنچے۔ یہاں نقیب اسرہ اپنے رفقاء سمیت استقبال کے لئے موجود تھے۔ رفقاء کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ خطبہ جمعہ کے لئے ایک مسجد میں اجازت حاصل کی گئی۔ تھی۔ یہاں بھی ناظم اعلیٰ نے اقامت دین کی اہمیت اور اس کے طریق کار پر مفصل خطبہ ارشاد فرمایا۔ نقیب اسرہ اگرچہ ذاتی رابطے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن نظم کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بہت کام کرنا باقی ہے۔

(باقی صفحہ ۴)

بقیہ : اجتماع سکھر

بھاولپور شامل ہیں۔ سندھ کے حالات سے آپ بے چین تھے۔ آپ نے کتاب استحکام پاکستان لکھنے کے بعد استحکام پاکستان اور مسئلہ سندھ کے نام سے کتاب لکھی اور یہ کتاب سندھ کے پڑھے لکھے لوگوں تک پہنچائی گئی۔ جہاں موقع ملا وہاں وکلاء کے بار سے بھی خطاب ہوا۔ اور ان مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کی دعوت دی گئی۔

سکھر کا ماحول جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اس پر گہرے دینی اثرات ہیں' بڑی بڑی شخصیتوں کی مساعی اس علاقے میں پھیلی ہوئی ہے مگر بعد میں آنے والوں نے اس کی حفاظت نہ کی اور نہ اس مشن کو آگے بڑھایا۔ یہاں کا نوجوان طبقہ وقتی سیاسی مسائل میں الجھ گیا اور قومیت کے پرفریب نعروں میں آکر اس عظیم مشن کو بھول گیا جس کے لئے ان کے اسلاف نے زندگیاں وقف کی تھیں۔ گزشتہ سطور میں جناب تاج محمد امروٹی رحمہ اللہ علیہ کا ذکر آیا ہے آپ کی شخصیت اور آپ سے منسوب قصے جو یقیناً حیرت انگیز ہیں یہاں کے لوگ انہیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہاں کے ایک دانشور نے ان پر ایک کتاب لکھی ان کا گلہ یہ تھا کہ یہ کتاب بک اسٹالوں کی زینت بنی رہی اور کسی نے خریدنے کی زحمت نہیں کی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ معاشرے کا رخ کس قدر تبدیل ہو چکا ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کا آئیڈیل بدل چکا ہے انہوں نے اسلاف کے کارناموں سے منہ پھیر کر اپنا ہدف حصول دنیا کو بنا لیا ہے۔

قوموں کا زوال اسوقت شروع ہوتا ہے جب وہ اپنا ہدف تبدیل کر لیتی ہیں۔ اسلاف سے کٹ جاتی ہیں اور کٹی ہوئی پتنگ کو ہوا اپنی مرضی کے مطابق لے جاتی ہے۔ امت مسلمہ کا ہدف جب تک اعلاء کلمۃ اللہ اور غلبہ دین تھا وہ اپنے اسلاف سے جڑی ہوئی تھی اور ان میں کردار کے غازی پیدا ہوتے رہے۔ امیر محترم مقامی کارکنوں کو مخاطب کر کے فرما رہے تھے کہ آپ لوگوں کو بھرپور محنت کر کے اس دفینہ کو نکالنا ہو گا جو چنگاریاں دبی پڑی ہیں انہیں توحید و آخرت کی ہوا دینی ہو گی انہیں از سرنو سلگانا ہو گا۔

سکھر میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع بظاہر کچھ بہت زیادہ کامیاب نظر نہیں آتا مگر دعوت کے اعتبار سے یہ منفرد اجتماع تھا۔ ہمارے کارکن اعلائے کلمۃ اللہ اور تحریک خلافت کا یہ پیغام لے کر قرب وجوار کے شہروں میں لگ گئے کوئی ایسی قابل ذکر بستی نہ چھوڑی جو شہر کے گردا گرد تھی۔ اردو اور سندھی زبان میں آذان خلافت بلند کی گئی اور لوگوں کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے پمفلٹ کا ایک سیلاب رواں دواں ہوا۔ خود سکھر کا کوئی گوشہ ایسا نہ رہا جہاں ہمارے کارکن نہ پہنچے ہوں۔ اور نوید خلافت کی صدا نہ لگائی ہو۔ ایسے سنجیدہ اجتماعات جہاں نہ نعرے لگتے ہوں نہ زندہ باد اور مردہ باد کا غلغلہ ہوتا لوگ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں' اللہ نے ہر انسان کو غور و فکر کی جو صلاحیت دی ہے ممکن نہیں ہے کہ وہ سرسری طور پر اس سے گذر جائے پھر خلافت اور دین کی سربلندی کا ایک سہانا خواب اس کے ذہن میں موجود ہے ایک معاشرے کی ابتری اور دین دار لوگوں کے تفرقے نے اسے مایوس کیا ہے۔ وہ لوگ جو دین کی سربلندی کا عزم لے کر اٹھے ہیں پہلے انہیں اپنے اخلاص کی گواہی دینی ہو گی۔ انہیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ وہ اس تحریک کے لئے کتنی قربانی دے سکتے ہیں' انہیں اپنی زندگیوں کو اس سانچے میں ڈھالنا ہو گا جس کی وہ دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ ابتلاء و آزمائش کے بعد ہی وہ اعتماد قائم ہو گا جس کے لئے لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں پس وپیش نہیں کریں گے۔ یہ کٹھن مرحلہ جب تک سر نہیں ہوتا منزل تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اس اجتماع کے انعقاد کے لئے ایک ہفتہ قبل کراچی سے رفقاء کی ایک ٹیم پہنچی ہوئی تھی۔ ناظم حلقہ سندھ وبلوچستان خود اس کے نگران تھے۔ سومرو برادران بلکہ خاندان نے اپنی توانائیاں اس کے لئے وقف کر رکھی تھیں اور اس سعادت میں ان کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ مقامی کارکنوں میں چند کو چھوڑ کر اکثر نے مایوس کیا۔ سردی بھی زیادہ تھی۔ موسم کی سختی کا کارکنوں نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ وہ لوگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو پہرے پر کھڑے تھے۔

جیسا کہ امیر محترم نے فرمایا کہ ہم نے خلافت کی آذان دی ہے۔ نیند کے ماتوں کو جگانے کی کوشش کی ہے ان کے فرض منصبی کو یاد دلایا ہے۔ اب ہمارے کارکنوں پر ذمہ داری آگئی ہے کہ وہ بار بار متوجہ کریں اور خلافت کے تصور کو دھندلا ہونے نہ دیں۔ خلافت کے تصور پر وقت نے جو گرد ڈال دی ہے اسے وہ صاف کریں۔ اتنے بھرپور انداز میں اقامت دین' اعلاء کلمۃ اللہ یا نوید خلافت کی گونج اس علاقے میں نہیں سنی گئی۔ تنظیم اسلامی کے تمام مرکزی افراد اور شوریٰ کے اراکین موجود تھے۔

امیر محترم نے تفصیل سے خلافت کے خدوخال بیان کئے۔ اگر کسی کے نزدیک کچھ ابہام رہ گیا تھا تو وہ سوالات وجوابات کی ایک بھرپور نشست میں دور ہو گیا۔ گویا کہ تصور خلافت کے بیج کو سرزمین سکھر میں پھیلا دیا تھا' اب یہاں کے لوگوں کا کام ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں اور اس کھیتی کو بار آور بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔

تنظیم اسلامی کی بنیادی اینٹ وہ کارکن ہیں جو بیعت مسنونہ کے ذریعہ تنظیم میں شامل ہوتے ہیں اس اعتبار سے یہ اجتماع کامیاب رہا تقریباً ٦ افراد نے بیعت کی اور اپنی زندگیوں کو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف کرنے اور اپنی صلاحیتوں کو اس میں کھپانے کا عہد کیا۔

نجیب صدیقی

لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی کے انقلابی فکر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ہر ماہ دعوتی اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے علاقے نشتر کالونی میں جمعہ 29ر نومبر کو بعد نماز مغرب ماہانہ دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ "ہماری دینی ذمہ داریوں" کے عنوان سے جناب رحمت اللہ بٹر کو دعوت خطاب دی گئی۔ نماز مغرب کے فوراً بعد رفقاء واحباب کی اچھی خاصی تعداد اجتماع گاہ میں موجود تھی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عزیزم زراق نے سورہ حم السجدہ کی چند آیات کی تلاوت کی۔ سٹیج سیکرٹری قرۃ العین نے جلسہ کے آغاز میں یہ وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم اسلامی کے رفقاء یہاں کسی دنیاوی مقاصد کے حصول یا ووٹوں کی بھیک مانگنے نہیں آئے بلکہ آپ کے سامنے دین کا صحیح تصور پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ خصوصی خطاب سے پہلے تنظیم کے نوجوان ساتھی محمد افضل نے "اٹھو لے کے علم خلافت دا" کے عنوان سے نظم پیش کی۔ جناب رحمت اللہ بٹر نے اپنے خصوصی خطاب میں دین کے تصور کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہمارے تمام دینی اور

(باقی صفحہ ۴)